OPEN ACCESS
RUSHAD
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Lahore Insititute for Social Sciences, Lahore.*

ISSN (Print) : 2664-1178
ISSN (Online) : 2664-1186
Jul-Dec-2021
Vol: 1, Issue: 1
Email: journalrushd@gmail.com
OJS: https://rushdjournal.com/index

متنِ قرآنِ کریم میں تنوین کا ضبط ایک تحقیقی مطالعہ

سارہ بانو

محمد عمران رضا طحاوی

پی ایچ۔ڈی سکالرز، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

ABSTRACT

The "Zabt" is related to the literal sciences of the Quran. The literal meaning of Zabt is to preserve something. The term refers to the meaning of the knowledge of the movements and teachings of the Quran. One of most important discussions in Zabt of the Quran is Tanween. If two zabar, zair, paish come together in one place, it is called Tanween. And in this sense its rules are also different. It is important to observe these in writing of the Quran. Rules of Tanween will be different in case "Izhar". And will be different in case of "Ikhfa" likewise in case of "Iqlab" it will be different in the case of "Idgham". The rules of "Idgham e Naqis" will be different from "Idgham e Kamil" while we do not care about these rules at all. But in all cases Tanween is applied in the same way. No differences are kept in mind.

Keywords: Zabt, Tanween, Qwaied, Izhar, Ikhfa, Iqlab, Idgham.

ضبط کی لغوی تعریف

ضبط کے معنی چمٹ جانا، مضبوطی سے تھام لینا اور محفوظ کر لینا، ہیں۔ ابنِ منظور الافریقی (ت711ھ) نے لکھا ہے:

"الضَّبْطُ: لُزُومُ الشَّيْءِ وحَبْسُه، ضَبَطَ عَلَيْهِ وضَبَطَه يَضْبُطُ ضَبْطاً وضَباطَةً"[1]

ضبط سے مراد ہے کسی چیز سے چمٹ جانا اور اسے روک لینا، اس نے فلاں پر قابو پالیا اور اس نے اسے احتیاط سے محفوظ کرلیا، وہ پختہ کرتا ہے۔

اصطلاحی تعریف

قرائے کرام کے نزدیک ضبط سے مراد یہ ہے کسی عبارت کو تلفظ کے ساتھ اعرابی شکل دینا۔

چنانچہ ابو عبید القاسم بن سلام لکھتے ہیں ہے:

"الضبط بالشكل لبعض الكلمات والأعلام مع التزام القواعد الإملائية للخط والقواعد الإعرابية للنحو" [2]

"کلمات واعلام کو خط کے قواعدِ املائیہ اور نحو کے قواعدِ اعرابیہ کے التزام کے ساتھ اعراب لگانا ضبط ہے۔"

احکام الضبط کے سلسلے میں علماءِ ضبط نے سب سے پہلے حرکاتِ ثلاثہ کا ذکر کیا ہے اس کے بعد تنوین کو بیان کیا ہے کیونکہ علم الضبط کے واضعِ اوّل یعنی امام ابو الأسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ (ت69ھ) نے بھی اسی انداز سے علم الضبط کا آغاز کیا تھا۔ جیسا کہ امام الدانی رحمۃ اللہ علیہ (ت444ھ) نے "المحکم" میں امام ابو الأسود رحمۃ اللہ علیہ (ت69ھ) کا وہ قول نقل کیا ہے جب انہوں نے کاتبِ نقاط کو حرکات کے نقطے لگاتے وقت حکم دیا:

"فَإِذا فتحت شفتي فانقط وَاحِدَة فوق الْحَرْف وَإِذا ضممتهما فَاجْعَلْ النقطة إِلَى جَانب الْحَرْف وَإِذا كسرتهما فَاجْعَلْ النقطة فِي أَسْفَله فَإِن اتبعت شَيْئا من هَذِه الحركات غنة فانقط نقطتين"[3]

"لہٰذا جب میں اپنے ہونٹوں کو کھولوں تو حرف کے اوپر ایک نقطہ لگانا اور جب میں اپنے ہونٹوں کو گول کروں تو حرف کے ایک طرف ایک نقطہ لگا دینا اور جب میں اپنے ہونٹوں کو جھکاؤں تو حرف کے نیچے ایک نقطہ لگا دینا پھر اگر میں ان حرکات کے ساتھ غنہ کو ملاؤں تو دو دو نقطے لگانا۔"

---

1 ابن منظور، محمد بن مكرم بن علي الأفريقي، لسان العرب، (بيروت: دار صادر، الطبعة الثالثة، 1414هـ)، 7: 340۔

2 الهروی، القاسم بن سلام أبو عبيد، الناسخ والمنسوخ في القرآن العزيز، (الرياض: مكتبة الرشد، شركة الرياض، الطبعة الثانية، 1418هـ): 84۔

3 الداني، أبو عمرو عثمان بن سعيد، المحكم في نقط المصاحف، (دمشق: دار الفكر، الطبعة الثانية، 1407هـ): 4۔

اسی طرح امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ (ت496ھ) نے لکھا ہے:

"فإن لحق شيئاً من هذه الحركات الثلاث المذكورة الفتحة و النصبة، والكسرة والخفضة، والضمّة والرفعة تنوين، جعلت نقطتين متتابعتين: إحداهما الحركة، والأخرى التنوين وشددت ما بعده"[1]

"پس اگر ان مذکورہ حرکاتِ ثلاثہ یعنی فتحہ، ضمہ، کسرہ کے ساتھ تنوین مل جائے تو آگے پیچھے دو نقطے لگا دینا، ان دونوں میں سے ایک نقطہ حرکت کا ہے اور دوسرا نقطہ تنوین کا۔ اور تنوین کے مابعد پر تشدید لگا دے۔"

تنوین کی لغوی تعریف

تنوین کے لغوی معنی آواز دینے اور رائے انتخاب کے ہیں، یعنی کسی کو منتخب کرنے کے لئے اپنی رائے پیش کرنا۔

ابنِ منظور رحمۃ اللہ علیہ (ت711ھ) نے تنوین کو یوں بیان کیا ہے:

"والتَّنْوين والتَّنْوينة: معروف. ونوّن الاسم: أَلحقه التَّنوِينَ. وَالتَّنْوِينُ: أَن تُنَوِّنَ الِاسْمَ إذا أَجريته، تَقُولُ: نَوَّنْتُ الِاسْمَ تَنْوِينًا، وَالتَّنْوِينُ لَا يَكُونُ إِلا فِي الأَسماء. والنُّونة: الْكَلِمَةُ مِنَ الصَّوَابِ. والنُّونة: النُّقْبة فِي ذَقَن الصَّبِيِّ الصَّغِيرِ."[2]

"والتَّنْوين والتَّنْوينة یہ لفظ مشہور و معروف ہے۔ اور اس نے اسم کو منوّن کیا یعنی اس کے ساتھ تنوین لگا دی۔ اور تنوین یہ ہے کہ تو اسم کے ساتھ نون لگا دے جب تو اسے منصرف بنائے۔ تو کہتا ہے میں نے اسم کو منوّن کر دیا تنوین کے ساتھ۔ اور تنوین صرف اسماء کے آخر میں ہی آتی ہے۔ اور النُّونة، ایک درست کلمہ ہے۔ اور النُّونة کا مطلب ہے چھوٹے بچے کی ٹھوڑی میں (نظر لگنے کے ڈر سے چھوٹا سا) سوراخ گودنا۔"

تنوین کی اصطلاحی تعریف

تنوین بظاہر اعراب ہے جو کہ علم الضبط سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اہلِ فن کے نزدیک تنوین حروف میں سے

---

[1] أبو داؤد، سليمان بن نجاح،أصول الضبط،(المدينة المنورة:مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، 1427ھ):11۔

[2] لسان العرب،13: 429۔

ایک حرف ہے۔ جیسا کہ امام الدانی رحمۃ اللہ علیہ (ت 444ھ) نے "المحکم" میں لکھا ہے:

"اعْلَم أن التَّنْوِين حرف من الْحُرُوف وَهُوَ سَاكن فِي الْخلقَة ومخرجه من الخيشوم وَلَا يَقع أبدا إلا فِي أواخر الأسماء خَاصَّة وَالدَّلِيل على أَنه حرف من الْحُرُوف لُزُوم الَّذِي يلْحق جَمِيع الْحُرُوف"[1]

"جان لیجئے کہ بے شک تنوین حروف میں سے ایک حرف ہے اور وہ اپنی خلقت کے اعتبار سے ساکن ہے۔ اور اس کا مخرج خیشوم ہے اور یہ ہمیشہ اسماء کے آخر میں ہی آتا ہے۔ اور تنوین کے حرف ہونے کی دلیل وہ بہت ساری وجوہات ہیں جو تمام حروف کا خاصہ ہیں۔ مثلاً

1۔ حرکت سے اس میں تغیر واقع ہونا، جیسے: ﴿رَّحِيمًا ٱلنَّبِيُّ﴾[2]

2۔ اس پر ہمزہ کی حرکت کا واقع ہونا، جیسے: كُفُوًا أَحَدٌ[3] (بمطابق روایتِ ورش عن نافع)

3۔ اس میں حذف کا واقع ہونا، جیسے: ﴿عُزَيْرُ ٱبْنُ ٱللَّهِ﴾[4] (بمطابق روایتِ قالون عن نافع) قرّاء میں سے عاصم اور کسائی نے اسے تنوین کے ساتھ پڑھا ہے، جبکہ باقیوں نے بغیر تنوین کے۔[5]

4۔ اس میں ادغام کا پایا جانا، جیسے: ﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ﴾[6] اور ﴿أَلِيم () مَّا يَوَدُّ﴾[7] وغیرہ سب حرف کی خصوصیات ہیں۔[8]

حافظ احمد یار خان تنوین کے متعلق لکھتے ہیں:

"تنوین دراصل حرفِ متحرک اور نون ساکنہ کا امتزاج ہے، جو کسی کلمہ کے آخر پر واقع ہوتا ہے۔ اس میں نون ملفوظی شکل میں موجود مگر مکتوبی شکل میں غائب ہوتا ہے۔"[9]

---

1 المحکم: 57

2 سورة الأحزاب، 33: 5۔ 6۔

3 سورة الإخلاص، 112: 4۔

4 سورة التوبة، 9: 30 ۔

5 المحکم: 57 ۔

6 سورة طٰه، 20: 109۔

7 سورة البقرة، 2: 104۔ 105۔

8 المحکم: 57 ۔

9 احمد یار، پروفیسر، حافظ، قرآن و سنت چند مباحث، (لاہور: معراج دین پرنٹرز، الطبعة، 2000ء)، 1: 135۔

امام التنسی رحمۃ اللہ علیہ (ت 899ھ) اور ابو زیتحار نے تنوین کے متعلق لکھا ہے:

"فإن لحقها تنوين زيد عليها مثلها- فيزاد على الفتحة فتحة، وعلى الضمّة ضمّة، وعلى الكسرة كسرة لبيان أن بعد الحركة نوناً صغيرة تسمى تنويناً"[1]

پس اگر حرکاتِ ثلاثہ کے ساتھ تنوین ملی ہو تو (پہلی) حرکت کے ساتھ اسی کی مثل ایک حرکت زیادہ کر دی جائے، پس فتحہ پر ایک فتحہ زیادہ کر دی جائے، اور ضمّہ پر ایک ضمّہ زیادہ کر دی جائے، اور کسرہ پر ایک کسرہ زیادہ کر دی جائے، یہ واضح کرنے کے لئے کہ حرکتِ اصلی کے بعد ایک چھوٹا نون ہے جس کو تنوین کہتے ہیں۔

تنوین کا ضبط

نون ساکن اور تنوین میں فرق ہے۔ نون ساکن مرسوم فی الکتابت ہوتا ہے جبکہ تنوین کتابت میں نہیں آتا۔ علماءِ اہلِ ضبط نے یہ ضرورت محسوس کی کہ تنوین کے لئے کوئی ایسی علامت ہونی چاہئے جس سے مقامِ تنوین پر اس (تنوین) کی نشاندہی ہو سکے۔ ساکن ہونے کی بناء پر اس (تنوین) کے لئے سب سے مناسب علامت، علامتِ سکون ہی تھی۔ لیکن ابتدائی نظامِ اعراب (اعراب بالنقط) میں چونکہ کوئی علامتِ سکون نہیں تھی (ترکِ علامت ہی سکون کی علامت تھی)۔[2]

اس لئے بعد میں یہ طے ہوا کہ جس حرکت کے بعد تنوین آئے، وہی حرکت حرفِ منوّن پر بھی لگا دی جائے۔ فتحہ کے بعد اگر حرفِ منوّن ہو تو اس پر بھی فتحہ ہی لگایا جائے گا۔ اگر کسرہ کے بعد حرفِ منوّن ہو تو اس پر کسرہ اور اگر ضمّہ کے بعد حرفِ منوّن ہو تو اس پر بھی ضمّہ ہی لگایا جائے گا۔ جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس حرکت کے بعد لفظاً نون ہے جسے تنوین کہتے ہیں۔[3]

امام ابو الأسود کے طریقِ نقط کے مطابق امام الدانی نے بیان کیا ہے کہ تنوین کے لئے دو نقطے ہیں۔ جو تنوینِ رفع کے لئے حرف کے سامنے اور تنوینِ نصب کے لئے حرف کے اوپر اور تنوینِ جر کے لئے حرف کے نیچے اس طرح لگائے جاتے کہ اگر حروفِ حلقی (ء ھ، ع ح، غ خ) سے ماقبل تنوین آئے تو یہ نقطے متراکب (:) لگائے جاتے اور

---

[1] التنسي، أبو عبد الله محمد بن عبدالله، الطراز في شرح ضبط الخراز، (المدينة المنورة: مجمع الملك فهد، 2008ء): 25؛ أحمد محمد أبو زيتحار، السبيل إلى ضبط كلمات التنزيل، (كويت، دولت الكويت، الطبعة الأولى، 1430ھ / 2009ء): 37۔

[2] المارغني، أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد، دليل الحيران على مورد الطمآن، (القاهرة: دار الحديث، س ن): 348۔

[3] إيفاء الكيل: 27۔

اگر حروفِ اخفاء سے پہلے تنوین آئے تو یہ نقطے متتابع (..) لگائے جاتے۔[1] (ترکیب اور تتابع کی وضاحت آگے آئے گی)۔

امام الخلیل بن احمد کے طریقِ ضبط کے مطابق تنوین کو دو دو حرکات سے ظاہر کیا جانے لگا، اور اب تک کیا جاتا ہے۔

منوّن حرف کی اقسام

منوّن حرف کی دو اقسام ہیں:

1۔ منوّن غیر مقصور 2۔ منوّن مقصور

منوّن غیر مقصور

جس الف کے بعد ہمزہ نہ ہو وہ غیر مقصور کہلاتا ہے۔ منوّن حرف اگر غیر مقصور ہو تو اس کی بھی دو اقسام ہیں:[2]

1۔ مکتوب بالالف 2۔ مکتوب بغیر الالف

منوّن غیر مقصور مکتوب بالالف

منوّن غیر مقصور اگر مکتوب بالالف ہو تو اس کی ایک ہی قسم ہے کہ وہ منصوب ہو اور اس کے آخر میں ہمزہ یا تائے تانیث نہ ہو جیسے: ﴿علیماً حکیماً﴾[3]

منوّن غیر مقصور، مکتوب بالالف کا ضبط

منوّن غیر مقصور مکتوب بالالف کے ضبط میں چار مذاہب ہیں۔[4]

1۔ حرکت اور تنوین دونوں کی علامات کو الف کے اوپر لگا دیا جائے گا اور حرفِ متحرک کو حرکت سے عاری رکھا جائے گا۔

---

1 المحکم: 68۔

2 محمد مصطفی راسخ، علم الضبط، (بونگا بلوچاں:کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الإسلامیۃ، طبع اول، 2011ء): 24 ۔

3 سورۃ النساء، 4: 17 ۔

4 المحکم: 60۔

جیسے: ﴿علیماً حکیماً﴾

یہ شیخین کا مذہب ہے اہلِ مدینہ، اہلِ کوفہ وبصرہ کا بھی یہی مذہب ہے۔[1] مغاربہ کا بھی اسی پر عمل ہے۔[2]

2۔ حرکت اور تنوین دونوں کی علامات کو الف سے پہلے حرف پر لگادیا جائے اور الف کو خالی رکھا جائے گا۔

جیسے: ﴿علیمًا حکیمًا﴾

یہ مذہب امام خلیل اور ان کے اصحاب کا ہے۔[3] بعض مشارقہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی معمول بہ ہے۔[4]

3۔ حرکت کی علامت کو الف سے پہلے حرف پر اور تنوین کی علامت کو الف پر۔[5] جیسے: ﴿علیمَاً حکیمَاً﴾

4۔ حرکت کی علامت کو حرف پر اور دوبارہ دونوں علامات کو الف پر لگادیا جائے۔[6] جیسے: ﴿علیمًاً حکیمًاً﴾

راجح مذہب

مذکورہ مذاہب میں سے پہلا مذہب، جس میں الف پر دونوں حرکات لگائی جاتی ہیں اور متحرک حرف کو حرکت سے خالی رکھا جاتا ہے، یعنی ﴿علیماً حکیماً﴾ والا مذہب راجح ہے،[7] یہی جمہور علماءِ ضبط کا مذہب ہے۔[8]

دوسرے پر بھی عمل ہے، جس میں متحرک حرف پر دونوں حرکات لگا کر الف کو خالی رکھا جاتا ہے، یعنی ﴿علیمًا حکیمًا﴾ والا مذہب۔ جبکہ آخری دونوں مذاہب، یعنی ﴿علیمَاً حکیمَاً﴾ والا اور ﴿علیمًاً حکیمًاً﴾ والا ضعیف اور غیر معمول بہ ہیں۔[9]

---

1 المحکم: 60؛ إیفاء الکیل: 28۔

2 علم الضبط: 24 ۔

3 المحکم: 60؛ إیفاء الکیل: 28۔۔

4 علم الضبط: 24۔

5 المحکم:61 ۔

6 أیضاً۔

7 أیضاً:63۔

8 أیضاً:62۔

9 إیفاء الکیل:28 ۔

منوّن غیر مقصور، مکتوب بغیر الالف

منوّن غیر مقصور اگر مکتوب بغیر الالف ہو تو اس کی چار اقسام ہیں:

1۔ منصوب ہو اور اس کے آخر میں ہمزہ ہو۔ جیسے: ﴿ماءً﴾[1]

2۔ منصوب ہو اور اس کے آخر میں تائے تانیث ہو۔ جیسے: ﴿رحمةً﴾[2]

3۔ مرفوع ہو۔ جیسے: ﴿رءوفٌ رحيمٌ﴾[3]

4۔ مجرور ہو۔ جیسے: ﴿من غفورٍ﴾[4]

ان چاروں اقسام میں سے پہلی قسم "ماء" کے ضبط میں تین مذاہب ہیں۔

1۔ الف کے بعد ہمزہ لگا دیا جائے اور اس ہمزہ پر دونوں علامات لگا دی جائیں اور اس کے ساتھ کوئی چیز ملحق نہ کی جائے۔[5]) جیسے: ﴿مَآءً﴾[6]

یہی مذہب معمول بہ اور راجح ہے۔[7]

2۔ الف کے بعد ہمزہ لگا دیا جائے اور اس ہمزہ کے بعد چھوٹا سا الف لگا دیا جائے اور دونوں علامات اس چھوٹے الف پر لگا دی جائیں۔ جیسے: ﴿مَآءً﴾[8]

3۔ الف سے پہلے چھوٹا سا الف لگا دیا جائے اور ان دونوں الفین کے درمیان ہمزہ رکھ دیا جائے دونوں علامات دوسرے (بڑے) الف پر لگا دی جائیں۔ جیسے: ﴿مٰءاً﴾[9]

---

1 سورة النساء، 4: 43۔

2 أيضاً، 96۔

3 سورة التوبة، 9: 117۔

4 سورة فصّلت، 41: 32۔

5 المحكم:65۔

6 سورة النساء، 4: 43۔

7 المحكم:66؛ علم الضبط:25۔۔

8 المحكم:65-66۔

9 أيضاً:65۔

آخری دونوں مذاہب ضعیف ہیں۔[1]

منوّن غیر مقصور مکتوب بغیر الالف کی باقی تینوں اقسام میں ضبط یوں ہو گا:

دوسری قسم، جس کے آخر میں تائے تانیث ہو، مرفوع یا منصوب ہونے کی صورت میں حرکت اور علامتِ تنوین اس کے اوپر لگادی جائے گی۔[2] جیسے: مرفوع ﴿رَحمَةٌ﴾[3] اور منصوب ﴿رَحمَةً﴾[4]

اور مجرور ہونے کی صورت میں حرکت اور علامتِ تنوین اس کے نیچے لگائی جائیں گی۔ جیسے: ﴿رَحمَةٍ﴾[5]

اور تیسری اور چوتھی قسم کے کلمات اگر مرفوع ہوں تو تنوین ان کے اوپر لگادی جائے گی۔ جیسے: ﴿رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾[6]

اور اگر مجرور ہوں تو تنوین ان کے نیچے لگادی جائے گی۔ جیسے: ﴿مِن غَفُورٍ﴾[7]

منوّن مقصور

منوّن حرف اگر مقصور ہو تو اس کے ضبط میں منوّن غیر مقصور مکتوب بالالف والے چاروں مذاہب پائے جاتے ہیں۔[8]

برابر ہے کہ منوّن مقصور مرفوع ہو، جیسے: ﴿سِحرٌ مُّفتَرًى﴾[9] یا منصوب ہو، جیسے: ﴿سمعنا فتًى﴾[10] یا مجرور ہو، جیسے: ﴿فِي قرًى مُّحصَّنة﴾[11]۔ اور جو مذہب منون غیر مقصور مکتوب بالالف میں راجح ہے وہی مذہب منوّن مقصور میں راجح ہے۔

---

1 علم الضبط:26۔
2 المحكم:66۔
3 سورة البقرة، 2: 175۔
4 سورة آل عمران، 3: 8۔
5 سورة النساء، 4: 175۔
6 سورة النور، 24: 20۔
7 سورة فصّلت، 41: 32۔
8 المحكم:60۔
9 سورة القصص، 28: 36۔
10 سورة الأنبياء، 21: 60 ۔
11 سورة الحشر، 59: 14۔

1۔الف مقصورسے پہلے حرف پر تنوین اور حرکت دونوں کی علامات لگائی جائیں گی۔ جیسے:﴿قُرًى﴾

2۔الف مقصور پر دونوں علامات لگائی جائیں گی۔ جیسے:﴿قُرىً﴾

3۔حرکت کی علامت متحرک حرف پر لگائی جائے گی اور تنوین کی علامت الف مقصور پر لگائی جائے گی۔ جیسے:﴿قُرَىٌ﴾

4۔حرکت کی علامت متحرک حرف پر لگائی جائے گی اور دوبارہ پھر الف مقصور پر حرکت اور تنوین کی دونوں علامات لگائی جائیں گی۔ جیسے:﴿قُرَىً﴾

پہلے دونوں مذاہب پر عمل ہے۔

نون تنوین کا ضبط

نون تنوین کی دوصورتیں ہیں:

1۔ترکیب 2۔تتابع

ترکیب

اگر نون تنوین کے بعد حروفِ حلقی(ء،ھ،ع،ح،غ،خ)میں سے کوئی حرف آجائے تو دونوں حرکات کو اوپر نیچے برابر رکھا جائے گا۔ جیسے: (ـً ـٌ) اصطلاح میں اس کو ترکیب اور تنوین متنالیتین کہتے ہیں۔ امام الدانی(ت444ھ)نے ترکیب کی تعریف میں بیان کیا:

"وَاعْلَم أَن الِاسْم إِذا لحقه التَّنْوِين فِي حَال نَصبه أَوْ خفضه أَوْ رَفعه وأتى بعده حرف من حُرُوف الْحلق وَهِي سِتَّة الْهمزَة وَالْهَاء والحاء وَالْعين وَالْخَاء والغين فَإِن النقطتين من الْحَرَكَة والتنوين تجعلان مَعَ ذَلِك متراكبتين وَاحِدَة فَوق أُخْرَى"[1]

یادرکھیے جب اسم کے ساتھ تنوین ملی ہو خواہ حالتِ نصبی میں ہو یا جری میں ہو یا رفعی میں، اور اس کے بعد حروفِ حلقی(ہمزہ ھاء، عین حاء، غین خاء) میں سے کوئی حرف آئے۔ تو دو نقطے لگائے جائیں گے ایک حرکت کا نقطہ اور ایک تنوین کا دونوں نقطوں کو اکٹھے اس طرح رکھا جائے کہ ایک نقطہ دوسرے کے اوپر ہو۔ جیسے:(:)

[1] المحكم:68؛ النقط:131..

اور امام خلیل کے طریقہ کے مطابق حرکات کو اوپر نیچے برابر لگایا جائے گا۔ جیسے:(- ً)

ترکیب کی مثالیں: ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾[1] ﴿وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾[2] ﴿حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ﴾[3]

تتابع

اگر نون تنوین کے بعد حروفِ حلقی اور "باء" کے علاوہ کوئی حرف آئے تو منوّن حرف کی دونوں حرکات کو پے در پے آگے پیچھے رکھا جائے گا۔ جیسے: (،،)۔ اصطلاحِ فن میں اسے اتباع یا تتابع کہتے ہیں۔ امام الدانی (ت444ھ) نے تتابع کو یوں بیان کیا ہے:

"وَإِن أَتَى بعد الِاسْم الْمنون فِي الأحوال الثَّلَاث من النصب والجر وَالرَّفْع بَاقِي حُرُوف المعجم سوى حُرُوف الْحلق من حُرُوف اللِّسَان والشفتين جعلت النقطتان من الْحَرَكَة والتنوين متتابعتين وَاحِدَة أَمَام أخرى"[4]

اور اگر اسمِ منوّن کے بعد رفعی، نصبی، جری، تینوں حالتوں میں حروفِ حلقی کے علاوہ باقی معجم حروف، حروفِ لسان اور شفتین میں سے کوئی حرف آجائے تو اسمِ منوّن پر حرکت اور تنوین کے دو نقطے متتابع یعنی ایک دوسرے کے آگے پیچھے لگائے جائیں گے۔ جیسے:(..)

امام الخلیل کے طریقے کے مطابق حرکات کو آگے پیچھے لگایا جائے گا۔ جیسے:(،،)

تتابع کی مثالیں: ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾[5] ﴿ظُلُمَٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ﴾[6] ﴿حَيَّةٌ تَسْعَىٰ﴾[7]

---

1 سورة البقرة، 2: 10۔
2 سورة الرعد، 13: 7۔
3 سورة البقرة، 2: 180۔
4 المحكم:69؛ النقط:131۔۔
5 سورة البقرة، 2: 2۔
6 سورة البقرة، 2: 19۔
7 سورة طه، 20: 20۔

حرفِ اقلاب سے پہلے تنوین کا ضبط

حرفِ اقلاب سے مراد حرفِ "باء" ہے۔[1] اقلاب کا مطلب ہے ایک چیز کا دوسری چیز میں بدل جانا۔ چونکہ نون تنوین یا نون ساکن کے بعد حرف "باء" آجائے تو وہ باء حرفِ میم کے ساتھ بدل جاتا ہے اس لئے اصطلاحِ قرّاء میں حرفِ "باء" کو حرفِ اقلاب کہتے ہیں۔[2] یعنی اگر تنوین کے بعد حرفِ "باء" آجائے تو ایسی صورت میں تنوین کے ضبط میں دو مذاہب ہیں۔[3]

1۔ یہ کہ حرفِ منوّن پر علامتِ حرکت لگا کر علامتِ تنوین کی جگہ چھوٹی سی میم ڈال دی جائے، تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہو جائے کہ جب تنوین کے بعد "باء" آجائے تو نونِ تنوین "باء" سے بدل جاتا ہے۔

جیسے: ﴿زَوْجٍۭ بَهِيجٍ﴾[4] ﴿ظُلُمَٰتٌۢ بَعْضُهَا﴾[5]

اس مذہب کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ (ت496ھ) نے اختیار کیا ہے، جبکہ بیان دونوں مذاہب کو کیا ہے۔ اور امام الدانی رحمۃ اللہ علیہ (ت444ھ) نے اس مذہب کو حسن کہا ہے، جبکہ اختیار دوسرے مذہب کو کیا ہے۔[6]

2۔ یہ کہ منوّن حرف پر حرکت اور علامتِ تنوین متتابع شکل میں لگا دی جائیں اور مابعد کو تشدید سے خالی رکھا جائے۔[7] جیسے: ﴿أَلِيمٌ بِمَا﴾[8] ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا﴾[9]

تنوین کے مابعد حروف کا ضبط

تنوین کے بعد اگر حروفِ حلقی، حروفِ اخفاء یا حرفِ اقلاب میں سے کوئی حرف آجائے تو اس حرف پر صرف

1 الطراز: 49۔
2 المحكم: 75۔
3 أصول الضبط: 12؛ دليل الحيران: 356۔ ۔
4 سورة الحج، 22: 5۔
5 سورة النور، 24: 40۔
6 أصول الضبط: 12؛ النقط: 132۔
7 المحكم: 70؛ أصول الضبط: 13؛ الطراز: 49۔
8 سورة البقرة، 2: 9۔
9 سورة آل عمران، 3: 34۔

علامتِ حرکت ہی لگائی جائے گی۔ یعنی تشدید نہیں لگائی جائے گی۔[1] حروفِ اخفاء جمہور قرّاء کرام کے نزدیک 15 ہیں: (ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک)۔[2] حروفِ اخفاء کو بڑی خوبصورتی سے ایک شعر میں یوں سمو دیا گیا:

"صف ذا ثناكم جاد شخص قد سما ... دم طيّبا زد في تقى ضع ظالما"[3]

تنوین کے بعد حروفِ حلقی کے ضبط کی مثالیں: ﴿قَوۡمٍ أَن﴾[4] ﴿كُلًّا هَدَيۡنَا﴾[5] ﴿عَهۡدٌ عِندَ ٱللَّهِ﴾[6] ﴿بَلَآءً حَسَنًا﴾[7]

تنوین کے بعد حرفِ اقلاب کے ضبط کی مثالیں:

﴿رَءُوفُۢ بِٱلۡعِبَادِ﴾[8] ﴿طَآئِفَةٗ بِأَنَّهُمۡ﴾[9] ﴿ضَلَٰلِۭ بَعِيدٖ﴾[10]

تنوین کے بعد حروفِ اخفاء کے ضبط کی مثالیں:

﴿وَتِجَٰرَةٞ تَخۡشَوۡنَ﴾[11] ﴿سَحَابٗا ثِقَالٗا﴾[12]

﴿خَلۡقٖ جَدِيدِۭ﴾[13] ﴿وَكَأۡسٗا دِهَاقٗا﴾[14] ﴿تُرَابٗا ذَٰلِكَ﴾[15]

---

1 المحكم:70-

2 أصول الضبط:18-

3 فريال زكريا العبد، الميزان في أحكام تجويد القرآن، (القاهرة:دار الإيمان، س ن):120.

4 سورة المائدة، 5: 4-

5 سورة الأنعام، 6: 84 -

6 سورة التوبة، 9: 7-

7 سورة الأنفال، 8: 17-

8 سورة آل عمران، 3: 30-

9 سورة التوبة، 9: 66-

10 سورة ق، 50: 27-

11 سورة التوبة، 9: 24-

12 سورة الأعراف، 7: 39-

13 سورة السجدة، 32: 9-

14 سورة النبإ، 78: 34-

15 سورة ق، 50: 3-

تنوین کے بعد حروفِ ادغام کا ضبط

اگر تنوین کے بعد حروفِ ادغام (لم نر) میں سے کوئی حرف آجائے تو اس حرف پر حرکت کے ساتھ ساتھ تشدید بھی لگائی جائے گی، تاکہ ادغام کامل کی طرف اشارہ ہو جائے۔ جیسا کہ امام الدانی (ت444ھ) نے بیان کیا ہے:

"فَإِن كَانَ الْحَرْف الْآتِي بعده أحد أَرْبَعَة أحرف رَاء أَو لَام أَو نون أَو مِيم جعل على كل وَاحِد مِنْهَاعَلامَة التَّشْدِيد ليدل على أن التَّنْوِين مدغم فِيهِ قد صَار مَعَه من أجل الإدغام بِمَنْزِلَة حرف وَاحِد مشدد"[1]

"اگر تنوین کے بعد راء، لام، میم، نون، میں سے کوئی حرف آجائے تو ان میں سے ہر ایک حرف پر علامتِ تشدید لگائی جائے گی۔ تاکہ وہ اس بات کی وضاحت کرے کہ اس حرف میں تنوین کا ادغام ہو گا اور اس ادغام کی وجہ سے گویا وہ ایک ہی حرف ہو گیا ہے۔"

جیسے: ﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾[2] ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ﴾[3]
﴿بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ﴾[4] ﴿يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ﴾[5]

اگر تنوین کے بعد حروفِ ادغام (و، ی) میں سے کوئی حرف آجائے تو اس کے ضبط میں دو مذاہب ہیں۔[6]

1۔ تنوین کے بعد آنے والے (و، ی) پر بھی دوسرے حروفِ ادغام کی طرح تشدید لگائی جائے گی۔ امام الدانی نے لکھا ہے:

"جعل على الْيَاء وَالْوَاو عَلامَة التَّشْدِيد كَمَا فعل ذَلِك مَعَ الأربعة الأحرف الْمُتَقَدّمَة من حَيْثُ كَانَ إدغام التَّنْوِين فِيهَا إدغاما صَحِيحا"[7]

یاء اور واؤ پر بھی اسی طرح علامتِ تشدید لگائی جائے گی جیسے پہلے حروفِ اربعہ (راء، لام، میم، نون) پر تشدید

1 المحكم:69؛ النقط:131؛ أصول الضبط:11؛ الطراز:53-
2 سورة القارعة، 101: 7-
3 سورة الماعون، 107: 4۔
4 سورة الفيل، 105: 4۔
5 سورة الغاشية، 88: 8-
6 المحكم:70؛ أصول اضبط:12.-
7 المحكم:70-

لگائے جائے گی۔ اس حیثیت سے کہ یہاں ادغامِ صحیح ہو گا۔

یہ امام خلف عن حمزہ اور ادغام میں ان کی موافقت کرنے والوں کی قراءت کے مطابق ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک واؤ اور یاء پر بھی ادغامِ خالص ہوتا ہے لہٰذا ان پر تشدید لگانا واجب ہے۔[1]

جیسے: ﴿وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ﴾[2] ﴿يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْإِنسَٰنُ﴾[3]

1. یہ کہ تنوین کے بعد آنے والے واؤ اور یاء پر صرف حرکت کی علامت لگائی جائے گی، اور اسے تشدید سے خالی رکھا جائے گا۔ کیونکہ یہاں ادغامِ خالص نہیں ہوتا۔[4] جیسا کہ امام الدانی رحمۃ اللہ علیہ (ت 444ھ) نے لکھا ہے:

"جعل على الْيَاء وَالْوَاو نقطة لَا غير ليفرق بذلك بَين المذهبين وَيدل بِهِ على الْقِرَاءَتَيْن"[5]

یا اور واؤ پر علامتِ حرکت لگائی جائے گی۔ تاکہ دونوں مذاہب میں فرق کیا جاسکے اور اس سے دونوں قراءات پر استدلال کیا جائے۔

مثال: ﴿خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ﴾[6] ﴿حِسَابًا يَسِيرًا﴾[7]

ادغامِ ناقص کے ضبط میں علماءِ ضبط اور نحویین کا اختلاف

ادغامِ ناقص میں جمہور اہلِ ضبط کا مذہب یہ ہے کہ ان پر باقی حروف، حروفِ اظہار، حروفِ اخفاء اور اقلاب کی طرح علامتِ تشدید نہ لگائی جائے۔ کیونکہ ان تمام حروف میں دونوں (تنوین اور اس کے مابعد حرف کی) آوازوں کا وجود باقی رہتا ہے۔ یعنی غنّہ ہوتا ہے۔[8]

---

1 الطراز:12-
2 سورة البلد، 90: 9-
3 سورة الفجر، 89: 23-
4 المحكم:70؛ النقط:131؛ أصول اضبط:12؛ الطراز:55-
5 المحكم:70-
6 سورة الأعلىٰ، 87: 17-
7 سورة الإنشقاق، 84: 8-
8 الطراز:57-

جبکہ علماءِ نحویین کا مؤقف اہلِ نقط کے خلاف ہے۔ ان کے نزدیک بقاءِ غنّہ کے باوجود واؤ اور یاء پر علامتِ تشدید لگائی جائے گی۔[1] یہی طریقہ اہلِ پاکستان کا ہے۔

ادغامِ ناقص کے ضبط میں سببِ اختلاف

علماءِ نحو کے نزدیک اخفاء و ادغام میں علامتِ تشدید کے وجود اور عدم کے سوا کوئی فرق نہیں۔ یعنی جہاں علامتِ تشدید موجود ہو گی وہاں ادغام ہو گا اور جہاں علامتِ تشدید موجود نہ ہو گی وہاں ادغام نہیں ہو گا۔ اور وہ ادغامِ تام اور ناقص میں فرق نہیں کرتے۔[2]

اہلِ نقط کی رائے کے مطابق واؤ اور یاء پر علامتِ تشدید کا لگانا ادغامِ خالص سے التباس کا باعث ہے، کیونکہ یہ بھی ویسے ہی پڑھا جاتا ہے اور تشدید نہ لگانے کی وجہ اس وہم کا ازالہ ہے، کیونکہ ان کے نزدیک ان حروف میں اخفاء ہے ادغام نہیں۔[3]

نوٹ

برِّصغیر کے مصاحف میں ادغامِ ناقص اور ادغامِ تام میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا، بلکہ اخفاء اور اظہار کی صورت میں بھی تنوین میں کوئی فرق نہیں کرتے اور تنوین کو ایک ہی طرح یعنی ترکیب کی صورت لگایا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿وَاتَّقُوا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِي نَفۡسٌ عَن نَّفۡسٍ شَيۡـًٔا وَلَا يُقۡبَلُ﴾[4]

اسی طرح اقلاب میں بھی پاکستانی مصاحف کا طریقہ ضبط مختلف ہے۔ یعنی اقلاب کی صورت میں صرف حرکت کی بجائے یہاں علامتِ تنوین لگائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ چھوٹا میم لگاتے ہیں۔ جیسے: ﴿ضَلَالًاۢ بَعِيدًا﴾[5]

تنوین کے نون ملفوظی اور مابعد مشدد یا ساکن حرف کے اتصال کی علامت کے طور پر مشرقی ممالک (خصوصاً

---

[1] ایضاً۔
[2] دليل الحيران:355۔
[3] أيضاً؛ أصول الضبط:12۔
[4] سورة البقرة، 2: 47۔
[5] سورة النساء، 4: 60۔

ترکی، ایران، برِّصغیر اور چین) میں حرفِ منوّن کے بعد یا تنوین کے نیچے ایک چھوٹا سا نون لکھتے ہیں جو اکثر مکسور ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی مثالوں میں دیکھا جا سکتا ہے:

﴿فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ﴾[1]

﴿جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي﴾[2]

اس نون کو نونِ قطنی کہتے ہیں۔

عرب اور افریقی ممالک کے مصاحف میں اس مقصد کے لئے کوئی علامت استعمال نہیں کی جاتی۔ شاید اہلِ زبان ایسے مواقع پر خود بخود نونِ اتصال کا تلفظ پیدا کر لیتے ہوں۔ مگر اہلِ مشرق کے عام قارئین کے لئے اس علامت کے بغیر ایسے الفاظ کی صحیح ادائیگی ممکن نہیں۔

---

1 سورة الحج، 22: 11۔

2 سورة المؤمن، 40: 8-